رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم: چہار شنبہ ★ ۱۱ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۴ر ہجرت ۱۳۳۴ ہش ★ ۴ر مئی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۰۷

پاکستان میں افغان قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کر دیئے جائیں

حکومت پاکستان کا مراسلہ افغان ناظم الامور مقیم کراچی کے حوالے کر دیا گیا

کراچی ۳ر مئی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے کل یہاں ایک مراسلہ افغان سفارت خانے کے حوالے کیا ہے۔ جس میں حکومت افغانستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ پشاور کوئٹہ چمن اور پاراچنار میں اپنے قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کر دے۔ حکومت پاکستان نے اس مراسلے میں افغان حکومت کو مطلع کیا ہے کہ پاکستان نے بھی قومی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ابتدائی کارروائی کے طور پر قندھار اور جلال آباد میں اپنے قونصل خانے بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے

مراسلے میں مزید لکھا ہے کہ یہ ابتدائی قدم اسلئے اٹھایا گیا ہے کہ پاکستانی سفارتخانہ کابل پر حملے کے سلسلے میں حکومت کابل نے جو ناروا حرکتیں کی ہیں۔ حکومت پاکستان کے احتجاج کے باوجود ان کی تلافی نہیں کی گئی۔ اگر یہ قدم بھی افغان حکومت کو اس حادثے کی سنگینی اور اس کے موجودہ رویہ کی غیر معقولیت بتانے میں ناکام رہا تو مزید کارروائی کی جائے گی۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان سے افغان دفتروں کو ہٹانے میں کئی ہفتے لگ جائیں گے۔ افغان قونصل خانوں سے متعلق قریباً ایک سو آدمیوں کو پاکستان سے نکال دیا جائے گا۔ یہ دفاتر قریباً چالیس سال سے قائم ہیں انہیں برطانوی دور حکومت میں قائم کیا گیا تھا۔

فارموسا کانفرنس کے متعلق کومنتانگ حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

کومنتانگ حکومت کے ایک ترجمان کا تردیدی بیان

تائپے ۳ر مئی فارموسا کی قوم پرور حکومت نے کہا ہے کہ فارموسا کے علاقے میں لڑائی بند کرنے کی تجویز کے متعلق ۲۲ر اپریل کے بعد سے کومنتانگ حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ یاد رہے ۲۲ر اپریل کو کومنتانگ کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ نیشنلسٹ چین کسی ایسی کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دے گا کہ جس میں کمیونسٹ چین کے نمائندے بھی موجود ہوں۔ کل کومنتانگ حکومت کے ایک ترجمان نے ایک بیان دیتے ہوئے اس خبر کی تردید کی کہ امریکہ نے لڑائی بند کرنے کے بارے میں امریکہ کو کسی قسم کا یقین دلایا ہے۔ واشنگٹن میں امریکی افسران نے کل اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ جنرل چیانگ کائی شیک خواہ ذاتی طور پر لڑائی بند کرنے کے کتنے ہی خلاف ہوں وہ امریکہ کے کہنے پر اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔

جبانیہ کا ہوائی اڈہ عراق کے حوالے کر دیا گیا

جبانیہ ۳ر مئی۔ برطانیہ نے جبانیہ کا ہوائی اڈہ عراق کے حوالے کر دیا۔ اس موقعہ پر ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں جبانیہ کے ہوائی اڈہ پر سے برطانوی فضائیہ کا پرچم اتار کر عراق کا جھنڈا لہرایا گیا۔ ۳۰ سال سے یہ ہوائی اڈہ برطانیہ کے قبضے میں چلا آ رہا تھا۔ برطانیہ نے یہ اڈہ عراق ترکی اور برطانیہ کے معاہدے کی شرائط کے تحت عراق کے حوالے کیا ہے۔

وی آنا میں چار بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

امید ہے کہ صلحنامہ آسٹریا کا مسودہ اس ہفتہ کے آخر تک مکمل ہو جائیگا

وی آنا ۳ر مئی۔ کل یہاں برطانیہ، فرانس، امریکہ اور روس کے سفیروں کا اجلاس شروع ہو گیا۔ اس میں صلحنامہ آسٹریا کے متن پر تفصیلی غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں آسٹریا کی نمائندگی اس کے وزیر خارجہ ڈاکٹر لیوپولڈ فگل کر رہے ہیں۔ اگر اس اجلاس میں صلحنامہ کے اس آخری متن پر اتفاق ہو گیا۔ تو چاروں قابض طاقتوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس ۱۱ر مئی سے ۱۵ر مئی کے درمیان وی آنا میں ہی ہو گا۔ جس میں صلحنامہ پر دستخط کئے جائیں گے۔ کل کے اجلاس میں نمائندوں نے ان تبدیلیوں پر غور کیا۔ جن کو روس کی پیش کردہ تجاویز کی روشنی میں ضروری خیال کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صلحنامہ کی ۵۹ دفعات میں سے ابتدائی پندرہ دفعات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آسٹریا کے چانسلر مسٹر راب نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک، نظر ثانی شدہ مسودہ تیار ہو جائیگا۔ آسٹریا کے وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ سفیروں کے موجودہ اجلاس کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔

جاپان اور ایٹم بم

ٹوکیو ۳ر مئی۔ جاپانی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے شہری چونکہ ہائیڈروجن اور ایٹم بموں کی تباہی کا تین مرتبہ نشانہ بن چکے ہیں۔ اسلئے ایٹم بم کے پر امن مقاصد کی جو بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جاپان اس میں اپنے تجربوں کی بناء پر ۲۶ مقالات پیش کرے گا۔

برطانوی وزیر پاکستان آئینگے

کراچی ۳ر مئی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی دعوت پر برطانیہ کے امور دولت مشترکہ کے نئے وزیر ارل آف ہوم اس سال اکتوبر کے وسط میں پاکستان آئیں گے۔ آپ یہاں پانچ روز قیام کریں گے۔

کرنل ناصر قاہرہ واپس پہنچ گئے

قاہرہ ۳ر مئی۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر ایشیائی افریقی کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد کل واپس قاہرہ پہنچ گئے۔ بنڈونگ سے واپسی پر آپ نے ہندوستان اور افغانستان کا دورہ بھی کیا۔

غیر ممالک میں تعلیم پانے کی ممانعت

ریاض ۳ر مئی۔ حکومت سعودی عرب نے سعودی عرب کے باشندوں کی طرف سے بیرونی ملکوں میں سرمایہ لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔ حکومت نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کے جن باشندوں نے بیرونی ممالک میں سرمایہ لگا رکھا ہے اسے واپس لایا جائے۔ ایسے ہی ایک حکم کے مطابق سعودی عرب کے جو طالبعلم دوسرے ملکوں میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ سال ختم ہوتے ہی اپنے ملک واپس آ جائیں گے

کمیونسٹ ممالک کو امریکی امداد

واشنگٹن ۴ر مئی امریکہ کے محکمہ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ موسم گرما میں دریائے ڈینیوب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے صدر آئزن ہاور نے جو خیرات پیشکش کی تھی اس کے نتیجہ میں بعض اشتراکی ملکوں کے سیلاب زدگان کو ۵۰ لاکھ ڈالر سے زیادہ کی مالیت کا غذائی سامان دیا گیا۔

"دہلی میں چھ سال کے بعد پہلی بار نعرہ تکبیر"

نئی دہلی ۳ر مئی سعودی عرب کے وزیر اعظم اور وزارت خارجہ امیر عبدالعزیز فیصل چار روزہ قیام کے لئے کل یہاں آ گئے۔ وہ افریشیائی کانفرنس میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کے لئے بنڈونگ گئے تھے۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ہوائی اڈے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ ان کی آمد کے موقع پر یہاں چھ سات سال میں غالباً پہلی دفعہ نعرہ تکبیر بلند کیا گیا۔ پالم کے ہوائی اڈے پر ایک چھوٹے سے مجمع نے تین بار اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سرکاری افسروں سے اس کی اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔

کراچی ★ ۳ر مئی وزیر قانون مسٹر ایچ ایس سہروردی آج بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مئی ۱۹۵۵ء

غلط فہمی پھیلانے کی کوشش

یہ بات الفضل میں واضح طور پر بیان کر دی گئی تھی۔ کہ قادیان میں جن احمدیوں نے اپنی جائداد کی واپسی کی درخواست دی ہے۔ وہ شروع سے ہی بھارت کے شہری ہیں۔ اور کسی پاکستانی احمدی نے ایسی درخواست نہیں دی۔ اب "روزنامہ نوائے پاکستان" اس غلط فہمی کو جو وہ پاکستانی احمدیوں کے متعلق ملک میں پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل الفاظ سے از سر نو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"قادیان میں ساری جائداد انجمن احمدیہ کی تھی جس کے مختار صدر مرزا بشیر الدین محمود ہیں"۔

"نوائے پاکستان" کی یہ اطلاع سراسر غلط ہے۔ قادیان میں بے شک بھارتی مرکزی انجمن احمدیہ کی بھی جائداد ہے۔ مگر قادیان کے احمدی شہریوں کی ذاتی جائداد بھی موجود ہے جو اس سے بالکل الگ ہے۔ جس کے وہ ذاتی طور پر خود مالک ہیں۔ انجمن کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان میں جو قادیان کے رہنے والے احمدی آباد ہو چکے ہیں۔ بے شک ان کی بھی ذاتی جائداد قادیان میں ہے۔ مگر اس کی واگزاری کی کوئی درخواست انہوں نے نہیں دی البتہ وہاں کے شہری احمدیوں نے اپنی ذاتی جائداد اور بھارتی مرکزی انجمن نے اپنی جائداد کی واگذاری کے لئے کوشش کی ہے۔ قادیان کی مرکزی انجمن احمدیہ وہاں شروع سے ہی موجود ہے۔ اور وہ پاکستان کی صدر انجمن احمدیہ سے بالکل الگ ہے۔ اور اپنی ذاتی جائداد جو ناحق ضبط کی گئی ہوئی ہے واگذار کرانے کا قانوناً اور انصافاً حق رکھتی ہے۔

"نوائے پاکستان" نے اپنے اس نوٹ میں سردار تارا سنگھ کے مطالبہ "سکھ منطقہ" کو بھی احمدیوں کے خلاف استعمال کرنے کا سوفسطائی استدلال کیا ہے۔ حالانکہ اپنی اسی اشاعت میں اس نے اپنے افتتاحیہ میں سردار تارا سنگھ کے اس مطالبہ کی وجوہات خود ہی بیان کی ہیں۔ احمدیوں کے متعلق نوٹ جس کسی نے بھی لکھا ہے معلوم ہوتا ہے۔ اس نے پہلے افتتاحیہ نہیں پڑھا۔ اور یا پڑھ لیا ہے۔ تو احمدیت کی مخالفت کے جوش میں افتتاحیہ اور نوٹ میں جو تضاد پیدا ہو رہا ہے اسے محسوس نہیں کر سکا۔ افتتاحیہ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"ماسٹر تارا سنگھ اور گیانی کرتار سنگھ تحریک آزادی کے زمانہ ہی سے سکھستان یا خالصتان کی جداگانہ ریاست قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن انہوں نے زہریلی قسم کے مہا سبھائی اور جن سنگھی ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت پر ایسی کمر باندھی۔ اور اتنا زہر پھیلایا۔ جو ۱۹۴۷ء کی خطرناک خونریزی پر منتج ہوا۔ اس مخالفت کے باوجود مسلمانوں کو تو پاکستان مل گیا۔ لیکن سکھ ہندوؤں کے غلام بن کر رہ گئے۔ اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے وہ گذشتہ سات سال سے بھارت میں پنجابی صوبہ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن بھارت کی غالب ہندو اکثریت سے وہ یہ معمولی سا مطالبہ بھی منوانے میں کامیاب نہ ہو سکے ادھر سے ناکام ہو کر ماسٹر تارا سنگھ کے فکر کی پرواز اب پاکستان کی طرف منعطف ہوئی ہے۔ اور وہ پاکستان سے چالیس مربع کا سکھستان حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔
(نوائے پاکستان ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء)

ہم نوائے پاکستان کے محترم ایڈیٹر سے پوچھتے ہیں کہ اس طرح کی غلط فہمیاں ڈالکر عوام کو احمدیت کے برخلاف اشتعال دلانے کی کوشش سے آپ کس اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کم از کم یہ وہ اسلام تو نہیں ہے جو خاتم الکتب قرآن مجید اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہوتا ہے۔

ناجائز انتفاع

پاکستان میں صنعت وحرفت کا کام وسیع پیمانے پر نہ ہونے کی وجہ سے محنت پیشہ طبقہ میں بے کاری روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جو ملکی بہبود کے لئے سخت خطرناک چیز ہے۔ ذیل میں ہم روزنامہ "جنگ" کراچی سے سکرٹری ینگ ورکرز لیگ کراچی کا ایک مکتوب بجنسہ نقل کرتے ہیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ محنت پیشہ طبقہ کس مصیبت میں گرفتار ہے۔ مخدومی!

جناب گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے آئی ایل او سنٹر کے افتتاح پر جو بیان دیا ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔ جس میں انہوں نے سرمایہ داروں کو تنبیہ کی ہے کہ مزدور طبقہ کی لوٹ کھسوٹ غیر قومی اور غیر انسانی حرکت ہے۔ یہ ختم ہونی چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ سرمایہ دار طبقہ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں گورنر جنرل کی توجہ اس طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ کہ کس طرح غریب مزدور طبقہ کی محنت کو اکارت کیا جا رہا ہے۔ مثلاً مقامی ٹیکسٹائل ملز میں یہ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ کہ روزانہ ۲۰-۲۲ مزدور اس شرط پر امتحاناً (ٹرائل کے لئے) بغیر اجرت کے رکھے جاتے ہیں۔ کہ ۵ تھان روزانہ نکال کر دیں گے تو ملازمت دی جائے گی۔ لیکن تین دن کے بعد دو یا تین مزدور رکھ لئے جاتے ہیں۔ اور باقی بغیر اجرت دیئے نکال دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مزدور حسب شرائط ۵ تھان نکال کر دیتے ہیں۔ اس طرح مزدوروں کی محنت سے [illegible] تھان اجرت ادا کئے بغیر حاصل کر لئے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ برابر چلتا رہتا ہے۔ یہ طریقہ ان بھوکے پیاسے مزدوروں پر ظلم ہے۔ جو اس امید پر تین دن محنت کرتے ہیں کہ روزگار مل جائے گا۔ اور ان کے بھوکے بچوں اور بیوی کی زندگی قائم رہے گی۔ مگر افسوس ہے کہ ان کو باوجود شرائط پوری کر دینے کے بھی ملازمت نہیں دی جاتی۔ میں گورنر جنرل سے درخواست کروں گا کہ فوری طور پر اس ظلم کا سد باب کرایا جائے۔ لیبر انسپکٹر ان کی غفلت بھی مجرمانہ ہے جو اس کی چیکنگ نہیں کرتے۔ آخر میں اپیل کروں گا کہ ہارون ٹیکسٹائل کے مزدوروں کے جائز مطالبات منظور کرانے کے لئے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو مناسب ہدایت کی جائے۔ (سکرٹری ینگ ورکرز لیگ کراچی") (روزنامہ جنگ کراچی ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء)

اس مکتوب کے پڑھنے سے جو بات صاف طور پر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے محنت پیشہ طبقہ میں بیکاری بڑھ گئی ہے۔ اور کام نہ ہونے کی وجہ سے وہ ملوں والوں کا آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔ یہ مل والے اسی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور بغیر ایک پیسہ خرچ کئے روزانہ ۲۰-۲۲ مزدوروں سے مفت کام لے رہے ہیں۔ اگر بیکار مزدوروں کی کثرت نہ ہوتی۔ تو انہیں یہ موقعہ نہیں مل سکتا تھا۔ اور یہ کتنی بے دردی ہے کہ ایک غریب محنت پیشہ شخص سے جو ممکن ہے نہ صرف خود بھوکا ہو بلکہ اس کے عزیز بھی جو اس کی محنت کے سہارے پر گزر کرتے ہیں وہ بھی بھوکے ہوں کام حاصل کرنے کے لئے کم از کم ایک دن کی محنت بغیر اجرت ادا کئے لی جاتی ہے۔ یہی باتیں ہیں جو آخرکار ہڑتالوں اور اس طرح قوم کے نقصان پر منتج ہوتی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ایسے ہوشیار سرمایہ دار ہی دراصل ملک میں اشتراکی خیالات ......

زمینوں کے تبادلہ کے متعلق ریکارڈ کی ضرورت

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

قادیان کی زمینوں کے تبادلہ کے متعلق بعض ریکارڈوں کی ضرورت ہے۔ جن دوستوں نے وہاں کوئی زمین بیچی ہو یا خریدی ہو وہ براہ مہربانی اطلاع دیں کہ کس سن میں انہوں نے رجسٹری کرائی تھی یا کروائی تھی۔ اور فی کنال کس قیمت پر کرائی یا کروائی تھی۔ معین اطلاع فوراً ناظر امور عامہ کو بھجوا دیں۔ اور ناظر امور عامہ اس کو بہت محفوظ رکھیں۔ اس پر جماعت کی اقتصادی حالت کا انحصار ہے وہ خود بھی ایسا ریکارڈ جمع کریں۔ میرے علم میں اوسط قیمت دو ہزار سے دس ہزار تک تھی۔ یعنے قریباً چار سے دس ہزار تک فی کنال۔ ناظر صاحب مجھے بھی اطلاع دیتے رہیں۔ اور یہ ریکارڈ محفوظ رکھیں۔ میاں بشیر احمد صاحب یا مرزا ناصر احمد صاحب مانگیں تو ان کو کاپیاں دے دیں۔

مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی ۵۵/۴/۲۹

نظم

بتقریب روانگی حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ مع قافلہ از ربوہ (دار الھجرۃ) بعزم سفر یورپ و کیفیت منظر الوداع اشتہا خیر فظا وھو ارحم الراحمین

ھُوَ النَّاصِرُ

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

از ما چه پرسی اے ہمنوا   از درد فرقت دلربا
اَلْقَلْبُ یَحْزُنُ لَوْعَةً   وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ کَالدِّمَاءِ
چوں بستہ شد رخت سفر   دلہا بسوز و چشم تر
وَقْتُ الرَّحِیْلِ اَذَی هُنَا   کَرْبًا عَلٰی کَرْبٍ لَنَا
ہر چشم چوں چشمہ رواں   با اشک از درد نہاں
وَالصَّبُّ مِنْ هَجْرِ الْحَبِیْبِ   نَمْشِیْ هَائِمًا بِالْهَوٰی
از رقت وقت دعا   آں سید و محبوب ما
یَبْکِیْ لِفُرْقَةِ قَوْمِهٖ   دَمْعًا عَلٰی دَمْعٍ جَرٰی
دیدم چو بود آں اشکبار   از درد قومے دلفگار
قَدْ قَامَ حَشْرٌ مِنْ صُرَاخٍ   اَلْعَاشِقِیْنَ تَأَثُّرًا
با طبع ناسازش سفر   ایں خرق عادت در نظر
مَنْ یَعْلَمَنَّ حَقِیْقَةً   لِلّٰهِ مِنْ سِرٍّ اَرٰی
ظاہر ہمیں آمد نظر   بہر علاج است ایں سفر
لٰکِنَّ عِنْدَ اِلٰهِنَا   اَسْرَارُ غَیْبٍ هٰهُنَا
داند نہ کس راز نہاں   گردد بوقت خود عیاں
یَشْفِ الْاِلٰهُ مَرِیْضَهٗ   مِنْ فَضْلِهٖ نِعْمَ الشِّفَاءِ
برکت بہ بخشد در سفر   دارد نگہ از ہر خطر
نَدْعُوْا لَهٗ رُحْمًا بِنَا   مِنْ کُلِّ خَیْرٍ بِالرَّجَاءِ
وقتش بخیر و عافیت   گذرد بعز و مکرمت
کَانَ الذَّهَابُ بِفَوْزِهٖ   فَازَ الرُّجُوْعُ مَعَ الْعُلٰی

باشد مبارک ہر قدم   در ہر سفر بے رنج و غم
بِالْحِفْظِ وَالنَّصْرِ الْعَزِیْزِ   ثُمَّ الْمُهَیْمِنُ کَالْعَطَاءِ
چوں شد بخیر از منزلے   گردد نزول از مرکبے
صِدْقُ الْحَدِیْثِ یُرٰی اِذَا نَزَلَ الْمَسِیْحُ مِنَ السَّمَاءِ
یورپ دیار از مغربے   رخشاں شود چوں کوکبے
کَشَرْقٍ کَمَا اِذَا شَرَقَتْ   کَمَا تَجَلَّتْ شَمْسُنَا
محسود حق محمود ما   [illegible] رہبر مقصود ما
قَدْ جَاءَ فِی الْمَثْنٰی بِفَضْلٍ مُصْلِحًا وَّمُوَاسِیًا
آں مونس جملہ جہاں   آں خیر خواہ دشمناں
مَنْ مِثْلُهٗ فِیْ وَقْتِهٖ   شَانًا بِعَظْمَةِ مَا بَدَا
باحسن و اخلاق مسیح   چوں یوسف مصری صبیح
پیشے بنور محمدی   اَجْلٰی بِطَلْعَةِ اَحْمَدَا
شادیم از تعظیم او   نازیم با تنظیم او
قَدْ فَازَ مِنْ خَلَّاقِهٖ   فِیْمَا اَرَادَ وَمَا سَعٰی

ایں دور او دور جدید   آمد پس از مدت چو عید
وَاهًا لِمَنْ فِیْ وَقْتِهٖ   لِلْاِتِّحَادِ عَلَا النِّدَاءُ
ہمدم دلش سوزاں بغم   چوں عالم آمد در حرم
اَقْوَامُهٗ کَالْاِجْتِمَاعِ   یُرٰی جَمِیْعًا بِالْهُدٰی
آں راہ نمائے گمرہاں   آں قدر دان مخلصاں
قَدْ قَامَ فِی الدُّنْیَا بِعَزْمٍ   دَاعِیًا وَّمُنَادِیًا
آں [illegible] زماں [illegible]   ہر [illegible] گردد فنا

هَبَّتْ رِیَاحُ النَّصْرِ   مِنْ رَبٍّ نَصِیْرٍ لِلْهُدٰی
از احمدیت در جہاں   شور است ہر سو ہر مکاں
هٰذَا الزَّمَانُ لِیَقْظَةٍ   مِنْ بَعْدِ لَیْلٍ قَدْ سَجٰی
آمد امام پہلواں   از بہر اصلاح جہاں
قُوْمُوْا اِلَیْهِ وَاَدْرِکُوْا   اَیَّامَ نَصْرٍ لِلْهُدٰی
با نغمۂ صور آمدہ   با جلوۂ نور آمدہ
شَمْسٌ مُنِیْرُ الْعَالَمِیْنَ   بِنُوْرِهَا وَضِیَائِهَا
دنیا با ایجادات نو   شد منظر مرقات نو
فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَدْ تَرَاءَتْ   بِالْعَجَائِبِ لِلْوَرٰی
ہست ایں نشانش بالیقیں   دائم امید آفریں
یَوْمًا یُرَی الْاَقْوَامُ   شَانَ الْاِتِّحَادِ مِنَ الْهُدٰی
آثار آں ہر سو عیاں   گشتہ بہ تبلیغ جہاں
اِذْ قَامَ فِی الدُّنْیَا   اِمَامُ الْخَلْقِ نَائِبُ اَحْمَدَا
از سعی آں در روز و شب   آمد میسر عون رب
بِالْاِنْتِظَامِ نِظَامُهٗ   حَتّٰی اُمَّةٌ حِزْبُ اُوْلٰی

ہر سو نداہا مے کنند   در ہر دیارے مے روند
یَدْعُوْنَ فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلٍ   کُلَّ قَوْمٍ فِی الْعَمٰی
از بہر یقظہ ایں زماں   خیزید از خواب گراں
مَنْ نَامَ فِیْهِ بِفَضْلِهٖ   لَا بُدَّ مِنْ یَوْمِ الْبُکَاءِ
ایں جملہ جہد مجاہدیں   ہم سعی جملہ مبلغیں
تَحْتَ انْتِظَامٍ لِسَیْلٍ   یَهْدِیْ وَیَأْمُرُ بِالنِّدَاءِ
ہر وقت از بہر جہاد   در خدمت رب العباد
قَدْ قَامَ فِی الدُّنْیَا لِاَقْوَامٍ دَعَاهَا لِلْهُدٰی
ہر روز و شب محنت کشے   سوزاں با احیائے کسے
فَالدَّاءُ صَالَ بِشِدَّةٍ   فَجَاءَ عَلٰی ضُعْفِ الْقُوٰی
آں جاں نثار و مشفقے   بیمار شد از کلفتے
اِذْ لَمْ یَجِدْ وَقْتًا لِرَاحَتِهٖ بِکَثْرَةِ مَا سَعٰی
جانش فدا در راہ دیں   از فکر و غم قلبش حزیں
لَمْ یَأْلُ قَطُّ بِرُوْحِهٖ   حَتّٰی اَتٰی وَقْتُ ابْتِلَاءٍ
آں عاشق رب الورے   آں مشفق خلق خدا
هَلْ مِنْ شَفِیْقٍ مِثْلُهٗ   هَلْ مِنْ رَفِیْقٍ فِی الْوَرٰی
یارب عطا کن صحتش   بنواز خود از برکتش
کَانَ الذَّهَابُ بِصِحَّةٍ   فَازَ الرُّجُوْعُ مَعَ الشِّفَا
شو خود رفیقش در سفر   حافظ بشو وقت خطر
وَاجْعَلْهُ فَضْلًا فَائِزًا   فِیْمَا اَرَادَ وَمَا سَعٰی

سفر یورپ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ شروع ہو چکا ہے۔ خرچ کا اندازہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اب تک صرف پچاس ہزار روپے چندہ اس مد میں وصول ہوا ہے۔ جو احباب نے اس کار خیر میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ یا اپنی استطاعت سے کم لیا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اب جتنی جلد ہو سکے اپنی پوری استطاعت سے حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ حضور کی صحت کے مدنظر احباب جماعت نے خود ہی حضور کو یہ سفر اختیار کرنے کی بڑے اصرار کے ساتھ درخواست کی تھی۔ لہٰذا اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ان اخراجات کو پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

(نظارت بیت المال)

"مسیحؑ کی آمد ثانی"

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے رسالہ پر ایک نظر

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

قسط چہارم

اعمال الرسل کا حوالہ

رسالہ "مسیح کی آمد ثانی" کے مصنف نے اپنی طرف سے ایک قطعی دلیل دی ہے۔ کہ خود مسیح ناصری ہی نے آسمان سے آنا ہے۔ نہ کہ ان کے کسی مثیل نے۔ ان کی آمد کے بیان میں کسی مجاز اور مماثلت کا اشارہ تک بھی نہیں اور وہ دلیل یہ ہے۔ کہ اعمال الرسل میں لکھا ہے۔ کہ "واقعہ صلیب کے چالیس دن بعد کوہ زیتون پر سے مسیح کو حواریوں کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا۔ اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ تو دیکھو۔ دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئے گا۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔"

(اعمال الرسل ۱/۹ تا ۱۱)

میرا دعویٰ ہے کہ یہ بیان سراسر خلاف واقعہ ہے۔ مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا۔ تو مسیح کے حواری اس کو اپنی اناجیل میں ضرور قلمبند کرتے۔ نصاریٰ کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اعمال الرسل لوقا کی تصنیف ہے۔ اس عظیم الشان واقعہ کو نہ متی نے لکھا اور نہ یوحنا نے۔ مرقس جو کہ لوقا کی طرح تابعین میں سے تھے۔ وہ بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کرتے۔

(۲) لوقا کی انجیل کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ مسیح بیتعانیہ مقام سے آسمان پر گئے۔ اور حواریوں سے جدا ہوئے۔ اعمال الرسل میں لکھا ہے۔ کہ یہ واقعہ کوہ زیتون پر پیش آیا۔ اسی طرح لوقا کے آخری باب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے تیسرے چوتھے دن صعود مسیح کا واقعہ پیش آیا۔ لیکن اعمال الرسل کے شروع میں لکھا ہے۔ کہ چالیس دن کے بعد آپ کا رفع ہوا۔ اگر لوقا اور اعمال الرسل دونوں کتابوں کا مصنف لوقا ہے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ ایک جگہ لوقا کچھ لکھ دے اور دوسری جگہ کچھ

اعمال الرسل میں تحریف الحاق

(۳) زمانہ قدیم میں لوقا کی انجیل کے آخر میں اور اعمال الرسل کے شروع میں بھی الحاقات روا رکھے گئے۔ خصوصاً حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کے واقعات کا اضافہ کیا گیا۔ اس اجمال کی تفصیل کے لئے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے پندرھویں ایڈیشن میں "بائیبل" پر جو مقالہ دیا گیا ہے۔ اس میں اعمال الرسل یعنی "Acts" کے عنوان کے نیچے جو تحقیق دی گئی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔ اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ پہلے پہل انجیل لوقا اور اعمال الرسل دونوں کتابیں یکجا تھیں۔ بعد میں ان کو الگ الگ کر دیا گیا۔ جب ان کو دو حصوں میں الگ الگ کیا گیا۔ تو انجیل لوقا کے آخر میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں داخل کر دی گئیں۔ یہ الحاقات بہترین قدیمی لاطینی نسخوں میں شامل نہیں ہیں۔ اسی طرح نسخہ انجیل موسومہ "D" بھی ان کو حذف کرتا ہے۔ ان الحاقی عبارتوں میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر بھی شامل ہے۔

اسی طرح اعمال الرسل کے شروع میں بھی مسیح کے چالیس دن تک حواریوں کو دکھائی دینے اور آسمان پر اٹھائے جانے کا قصہ شامل کر دیا گیا۔ یہ الحاقات ایک ہی وقت عمل میں لائے گئے۔ اور ایک ہی ہاتھ نے یہ کام سرانجام دیا۔

یہ الحاقات قدیم نسخوں سے مقابلہ کے بعد اظہر من الشمس ہیں۔ یہاں یہ واضح رہے کہ اعمال الرسل کے شروع میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ اور اس کے بعد آیت نمبر ۹ تا ۱۱ میں بدلی میں آسمان پر جانے اور آنے کا ذکر ہے۔ انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نویس پہلے بیان کو الحاقی تسلیم کرتا ہے۔ دوسرے بیان کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ وہ کتاب کا حصہ ہے۔ اب غور کیجئے کہ اتنے الحاقات کے ہوتے ہوئے دوسرے بیان کا کیا اعتبار رہ جاتا ہے۔ جبکہ یہ بیان اناجیل اربعہ میں پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ پیکس تفسیر بائیبل میں لکھا ہے:۔

The account of the Ascension given in Act. I differs Markedly from That in Luke 24 .... P.742

کہ "مسیح کے آسمان پر جانے کی کہانی جو کہ اعمال الرسل کے پہلے باب میں درج ہے۔ لوقا ۲۴ باب کے بیان سے بالکل مختلف ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ صعود مسیح کی کہانی میں بعد میں جو اضافے ہوئے اس کا نتیجہ یہ بیان ہے۔"

محققین اس طرف بھی گئے ہیں۔ کہ اعمال الرسل کے پہلے پندرہ باب لوقا کی تصنیف ہی نہیں۔ یہ بعد کے کسی مصنف نے لکھے ہیں (جبکہ صعود مسیح کی کہانی میں بھی اضافے ہو چکے تھے) (پیکس تفسیر بائیبل صفحہ ۷۸۱) انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سارے اعمال الرسل کا مصنف لوقا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۱۴ صفحہ ۷۷ ایڈیشن ۱۵)

بہر حال محققین اعمال الرسل کی تالیف و تصنیف کے بارہ میں بے حد پریشان نظر آتے ہیں۔ ان حالات میں ایک ایسا بیان جو کہ اناجیل اربعہ پر اضافہ ہے۔ بلکہ ان کے خلاف ہے۔ ساقط الاعتبار ٹھیرتا ہے۔

واقعہ کی اصل صورت

(۴) آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ صعود مسیح کی کہانی میں جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ اضافے ہوتے رہے۔ یہ بیان کہ مسیح بدلی میں غائب ہو گیا۔ اور آسمان پر چلا گیا۔ کس طرح کہانی کا جزو بنا۔ یہ ایک دلچسپ راز ہے۔ جس کا انکشاف قدیم دستاویز مکتوب سکندریہ سے ہوتا ہے۔ یہ مکتوب واقعہ صلیب کے سات سال بعد حضرت مسیح ناصری کے ایک دوست اور عقیدت مند نے جو کہ قدیم اسیری فرقہ (صوفیا) سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنے سلسلہ کے احباب کو یروشلم سے سکندریہ میں لکھا۔ سکندریہ کے آثار قدیمہ سے برآمد ہونے کے بعد ہزار مخالفتوں کے باوجود جو کہ پادریوں کی طرف سے ہوئیں۔ آج شائع شدہ موجود ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ انڈو امریکن بک کمپنی شکاگو نے ۱۹۰۷ء میں

The crucifixion by an eye witness

کے نام سے شائع کیا۔ اس مکتوب میں صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری بیہوشی کی حالت میں صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ پسلی میں برچھی مارنے پر خون اور پانی بہہ نکلا۔ جو کہ واضح نشانِ زندگی تھا۔ بعد میں آپ کا علاج معالجہ ہوا۔ آپ تندرست و توانا ہو گئے۔ یہودیہ میں آپ کا رہنا چونکہ خطرناک تھا۔ اس لئے آپ کا ارادہ کسی اور جگہ جانے کا تھا۔ اسیری فرقہ کے لوگوں نے شروع سے آخر تک آپ کو بچانے اور سفر کی سہولیات مہیا کرنے میں نمایاں پارٹ ادا کیا۔ حواریوں سے جدا ہونے کا واقعہ بایں الفاظ لکھا ہے۔

مکتوب سکندریہ کی شہادت

اس نے اپنے ان دوستوں کے لئے جنہیں اب الوداع کہنا تھا۔ دعا کرنا شروع کی۔ اور پھر ہاتھ پھیلا کر ان کو برکت دی۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ اور پہاڑی پر سورج سے رنگی ہوئی دھند چھا گئی تھی۔ اراکینِ اعظم سلسلہ (اسیری فرقہ صوفیا) کی طرف سے پیغام بھی آ پہنچا تھا۔ کہ ہم آپ کی راہ تاک رہے ہیں۔ اور اب دیر ہو رہی ہے۔ اس وقت حواری رکوع میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے چہرے محویت کی حالت میں زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ یسوع پیغام سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جلدی جلدی اس دھند و غبار کے اندر روانہ ہو گیا۔

پیچھے جب حواریوں نے سر اٹھایا۔ تو ان کے پاس ہمارے سلسلہ کے دو بھائی سفید لباس پہنے ہوئے کھڑے تھے۔ انہوں نے حواریوں کو کہا۔ کہ اب یسوع کی انتظار مت کرو۔ کیونکہ وہ اب چلا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ پیچھے کو روانہ ہو پڑے۔ اور جلد جلد پہاڑی سے اترنے لگ پڑے۔

یسوع کے اس طرح غائب ہو جانے سے حواریوں کے دلوں میں نئی امید اور تسلی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ اب ان کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ یسوع واپس نہیں آئے گا۔ اور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے
اجتماعی دعا اور صدقہ

مورخہ ۲۹/۵۵ کو احباب جماعت احمدیہ حافظ آباد نے اجتماعی دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہوائی سفر ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور حضور بمعہ قافلہ بخیر و عافیت یورپ پہنچیں۔ اور کامرانی و صحت کاملہ کے ساتھ تشریف لائیں۔ نیز ایک بکرا ذبح کروا کر غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

مستری عبد الرحمٰن قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد

اس کی تعلیم کی منادی کی ذمہ داری ہمارے سروں پر آپڑی ہے۔ پس وہ نہایت وفاداری کے ساتھ اکٹھے ہی رہتے اور ہر روز عبادتگاہ اور ان جنگلوں میں جاتے جہاں جہاں یسوع نے انہیں جانے کو کہا ہوا تھا۔ اور کوئی دشمن ان کو دکھ دینے پر قادر نہیں ہو سکتا تھا۔

ادھر شہر میں یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ یسوع بادلوں میں اٹھایا گیا۔ اور آسمان پر چلا گیا ہے۔ یہ کہانی ان لوگوں نے جوڑی تھی۔ جو یسوع کی رخصت کے وقت پاس موجود نہ تھے۔ حواریوں نے اس کی تردید کرنا پسند نہ کیا ― جائے غور ہے کہ جب یوحنا جیسا بڑا آدمی وہاں یسوع کی رخصت کے وقت پاس موجود تھا۔ اس نے تمام باتیں اپنے کانوں سنیں اور آنکھوں سے دیکھی تھیں مگر اس نے اس بارہ میں نہ تو زبان سے کوئی کلمہ نکالا نہ ہی قلم سے کچھ لکھا یہی حال متی کا ہے۔ وہ بھی اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے۔ لیکن زبان اور قلم دونوں سے خاموش ہے۔ ان کے سوا اور لوگ تھے۔ جنہوں نے افواہوں کو جمع کر کے ان کی ایک تصویر اپنے خیالات کے مطابق بنالی

(کروسی فکشن صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

حضرت مسیح ناصری کے صعود الی السماء کی مذکورہ افواہ ہی تھی جسے حقیقت کا جامہ پہنا کر اعمال الرسل میں درج کر دیا گیا۔ وہ سفید لباس میں ملبوس آدمیوں کا اعمال الرسل میں ذکر ہے۔ یہ دراصل ایسری سلسلہ کے دو ممبر تھے

. . . .

. . . .

جو کہ ایسری طریقت کے مخصوص لباس میں تھے انہوں نے حواریوں کو صرف اتنا بتایا کہ اب یسوع کا انتظار مت کرو۔ کیونکہ وہ چلا گیا ہے یسوع مسیح چونکہ بادلوں کے اندر غائب ہو گئے اسلئے سادہ لوح معتقدین میں افواہ مشہور ہو گئی کہ مسیح بادلوں میں بیٹھ کر آسمان پر چلے گئے ہیں کچھ زمانہ گذرنے کے بعد اس میں یہ اضافہ ہو گیا کہ سفید پوش دو آدمیوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ انہی بادلوں کے ذریعہ واپس آئیں گے یہی افواہ اعمال الرسل میں اس وقت درج کر دی گئی۔ جب اس کتاب میں ترمیم و اضافہ روا رکھا گیا۔ اس تحقیق سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے شاگرد اور آپ کے مونس و غمگسار دوست جنہوں نے آپ کو حادثۂ صلیب سے بچانے کے لئے ہر ممکن سعی کی تھی یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ آسمان پر نہیں گئے بلکہ اسی دنیا میں آسمانی بادشاہت کی منادی

پھیلانے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کہیں روانہ ہو گئے۔

مسیح موعود عیسائیت سے ظاہر ہو گا یا اسلام میں

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آنیوالے مسیح نے عیسائیت میں جنم لینا ہے یا حضرت مسیح کے بعد آنیوالے نبی کی امت سے ظاہر ہونا ہے اس کے لئے صحف سماوی کی شہادت درج ذیل ہے

۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام بشارت دیتے ہیں کہ ایک موعود آئے گا۔ قومیں اس کی مخالفت کریں گی۔ وہ محصور ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ سے وہ نجات پائے گا۔ دشمن اسے گزند نہ پہنچا سکے گا۔

"وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا
کونے کا سرا ہو گیا۔ مبارک ہے
وہ جو خداوند کے نام سے آتا
ہے۔" (زبور $\frac{118}{\text{باب}}$)

حضرت مسیح ناصری انگوری باغ کی تمثیل میں فرماتے ہیں کہ میرے بعد خدا خود آئے گا یعنی وہ الٰہی مظہر ظاہر ہو گا۔ جس کا ذکر زبور کے مذکورہ الفاظ میں ہے۔ آپ ان الفاظ کا حوالہ دینے کے بعد فرماتے ہیں

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ
خدا کی بادشاہت تم سے
(بنی اسرائیل سے) لے لی
جائیگی۔ اور اس قوم (امت مسلمہ) کو جو اس کے
پھل لائے دیدی جائیگی اور جو اس پتھر
پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا لیکن
جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالیگا

(متی $\frac{21}{42 \text{ تا } 44}$)

پھر آگے جا کر فرماتے ہیں۔

دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے
ویران چھوڑا جاتا ہے (یعنی
بنی اسرائیل میں نبوت ختم ہو گئی!)
کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے
پھر مجھے ہرگز نہ دیکھو گے۔
جب تک (زبور داؤد میں جس
موعود کے آنے کی خوشخبری
دی گئی ہے اس کا نام لے کر یہ
قائل) نہ کہو گے۔
"مبارک ہے وہ جو خداوند
کے نام سے آتا ہے"

(متی $\frac{23}{39}$)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کا یہ آخری فقرہ زبور داؤد کا ہے۔ جس میں ایک الٰہی مظہر (خدا تعالیٰ کے نام پر آنے والے موعود) کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ختم ہو گئی۔ یہ انعام ایک دوسری قوم کی طرف منتقل ہو جائیگا جو کہ اسکے پھل لائے گی۔ اسی قوم میں ایک الٰہی مظہر ظاہر ہو گا۔ میری دوبارہ آمد اسوقت

تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ اس موعود کا نام لے کر یہ نہ پکار اٹھیں۔ کہ مبارک ہے وہ جو کہ خداوند کے نام پر آتا ہے۔ اور یہ بھی آپ نے واضح کر دیا کہ مجھے وہی شخص دیکھ سکے گا یا پہچان سکے گا۔ جو شخص مظہر خدا پر ایمان لا چکا ہو گا کیونکہ فرمایا کہ تم مجھے پھر نہ دیکھو گے (جب تک آنے والے موعود کا نام لے کر) نہ کہو گے مبارک ہے وہ جو کہ خداوند کے نام پر آتا ہے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کے لئے اپنی روحانی آمد کے وقت اس نبی کے اتباع میں ہونا ضروری ہے۔ جس کا کلمہ لوگوں کی زبان پر ہو گا

۲۔ پطرس رسول بھی اپنی ایک تقریر میں یہ فرماتے ہیں۔ کہ تورات میں مثیل موسیٰ کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جس کی آمد بنی اسرائیل کے بھائیوں میں مقدر ہے اور جس کے ساتھ ایک عظیم بحالی اور عظیم الشان روحانی انقلاب

وابستہ ہے۔ جب تک یسوع کے بعد یہ پیغمبر ظاہر نہ ہو جائے اس وقت تک حضرت مسیح کی آسمانی آمد نہیں ہو سکتی۔ جو شخص اس پیغمبر کی نہ سنے گا۔ وہ خداوند خدا کی امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا

اعمال $\frac{3}{18 \text{ تا } 25}$

اس عظیم الشان وعظ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود نے مثیل موسیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کی امت میں سے ظاہر ہونا ہے

اللّٰھم صلے علیٰ محمد
و علےٰ آل محمد و بارک وسلم
انّک حمید مجید

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی روانگی کے وقت ربوہ میں اجتماعی دعائیں اور صدقات

(از مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانگی کے موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر اہالیان ربوہ نے بشمولیت مختلف ادارہ جات و لجنہ اماء اللہ سولہ بکرے بعد نماز تراویح صدقہ کئے اور کچھ نقد روپیہ اور آٹا بھی مستحقین میں تقسیم کیا۔ نیز ایک بجے شب کے قریب عین حضور کی روانگی کے وقت چشم فلک نے اس مومنوں کی بستی میں ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ جبکہ ربوہ کے نوجوان بچے اور بوڑھے جوق در جوق اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں جمع ہونے اور مسجد مبارک سے لاؤڈ سپیکر سے اطلاع پاکر بارگاہ ایزدی میں رب کے سب اکٹھے دیر تک دعا ہوتے اور اپنے پیارے امام اور حضور کے ہمراہیوں کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے گڑ گڑا کر دعائیں کیں یہ ایمان افزا اور پر کیف سماں قریباً بیس منٹ تک جاری رہا

یہ تمام کارروائی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے امیر مقامی ہوئی اور اسے کامیاب بنانے میں خدام الاحمدیہ کے جوان سال ممبروں نے نہایت خلوص انہماک اور خوش اسلوبی سے کام کیا اور ان میں سے بعض نوجوان رات کا بیشتر حصہ جاگتے رہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب رمضان مبارک میں خصوصیت سے حضور کی صحت اور بخیریت واپسی اور جماعت کی ترقی اور اسلام کی فتح کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

الفرقان کا "جماعت اسلامی نمبر"

الفرقان کا عام پرچہ یکم مئی کو ڈاکخانہ سے روانہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ جماعت اسلامی نمبر نہیں ہے۔ بعض وجوہ سے خاص نمبر اگلا شمارہ ہو گا۔ اور ضخامت کی وجہ سے زیادہ مفید مجلد کی صورت میں شائع ہو گا۔ کتابت شروع ہے۔ جماعت اسلامی نمبر یکم جون کو شائع ہو رہا ہے۔ اس کا حجم ایک سو آٹھ صفحات ہو گا۔ اور قیمت ایک روپیہ فی پرچہ ہو گی۔ جو دوست اسو مئی تک چندہ سالانہ پانچ روپے بھیج کر خریداری قبول کر لیں گے۔ ان کے نام خاص نمبر اسی چندہ میں ارسال ہو گا۔ (مینیجر الفرقان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنے پیغام رقم فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) دوستوں نے سفر امریکہ کیلئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "حفاظت خاص" یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کیلئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں۔

(۲) "دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک "امانت فنڈ" کی میں نے تجویز کی تھی اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفہ وقت سے بوقت ضرورت جماعت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور بغیر ایک پیسہ چندہ کئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ۲۷ لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا اور پھر احباب کو واپس کیا یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے تحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جس طرح پہلے دور میں ذمہ وار تھے اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی اپنی آمدان میں تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام "امانت خاص" رکھیں۔"

جملہ جماعتوں اور احباب کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کیا کوشش فرمائی ہے اور اس سلسلے میں اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان المبارک کے روزے اور احباب جماعت

رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے اور وہ امر جو محبوب کی طرف سے آئے اس سے مومن خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ کہ سچے مومن کو غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے۔ پس رمضان کی آمد سے مومن اصحاب کو خوش ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم میں روزوں کی فرضیت آیت یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام الخ سے ثابت ہے اور رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق حکم ہے من شہد منکم الشہر فلیصمہ کہ جو شخص رمضان المبارک میں قیام کی حالت میں ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ جماعت احمدیہ کے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ میں عمدہ نمونہ قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس اس کے مطابق ہمیں احباب کے لئے ضروری ہے کہ احکام اسلام پر عمل کر کے دین کو زندہ کریں۔ خدا تعالیٰ نے اس حکم کے ساتھ کچھ مستثنیات بھی رکھی ہیں ان کو ملحوظ نہ رکھ کر بعض لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں اس جگہ ان کا ذکر نا بھی ضروری ہے تاکہ احباب فائدہ اٹھا سکیں۔

اوّل:۔ ومن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (البقرہ) کہ رمضان المبارک میں اگر کوئی شخص بیمار ہے یا سفر کی حالت میں ہے تو وہ دوسرے دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے اور خدا کی رخصت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔" (بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"رمضان دعا کا مہینہ ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ مومن خدا کو دیکھتا ہے انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔" (ملفوظات احمدیہ ۱)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعا

عزیزم شیخ احمد علی صاحب کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ ہے۔ احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

فضل الرحمن حکیم افسر لنگر خانہ

( ) عزیزہ زبیدہ حسن زیدی آف کراچی نے سینکنڈ ایم۔ بی ایس امتحان دیا ہے۔ عزیزہ قیصر سلطانہ انٹر آرٹس کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

ضروری اعلان

برائے مجالس انصار اللہ لاہور

مجلس انصار اللہ مرکزیہ لاہور کا ایک اہم اجلاس بروز جمعہ ۶ مئی ۱۹۵۵ء کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں جملہ مہتمم اعلیٰ صاحبان۔ جملہ زعماء صاحبان مجالس اور جملہ مہتمم صاحبان کی حاضری لازمی ہے۔ اس لئے یہ سب احباب ۶ مئی ۱۹۵۵ء کو نماز جمعہ مسجد مذکور میں ادا فرمائیں۔ اور اجلاس میں شریک ہوں۔ تاکید ہے۔ اگر کوئی دوست کسی معذوری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس امر کی اطلاع ۶ مئی سے پہلے خاکسار کو دے دیں۔ احباب کو اپنے اپنے کام کی رپورٹیں پیش کرنی ہونگی۔

احباب کو یاد رہے۔ کہ مجالس کو جمود کی کیفیت سے نکالنے اور کام شروع کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مرکزیہ کی صدارت قبول فرمائی ہے۔ اور اب جبکہ حضور بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت کوئی فکر والی بات حضور تک نہ پہنچنی چاہیئے۔ اس لئے مجھے یقین واثق ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے کام کی ایسی عمدہ رپورٹیں پیش فرمائیں گے۔ کہ حضور انور کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے کا موجب ہوں۔

میاں محمد یوسف زعیم اعلیٰ ۲۸۱ فیروز پور روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور

ایک یونٹ کے قیام کا باضابطہ اعلان ماہِ رواں کے آخر تک کر دیا جائیگا

سنہ ۱۹۵۶ء کے ختم ہونے سے پہلے ملک کے عام انتخاب ہو جائیں گے

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی ماہانہ نشری تقریر

کراچی یکم مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ جس تیزی کے ساتھ مجوزہ دستور ساز کنونشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں مجھے امید ہے کہ وہ چھ ماہ تک پاکستان کا نیا دستور مکمل کر لے گا۔ اور سنہ ۱۹۵۶ء کے ختم ہونے سے پیشتر نئے دستور کے ذریعہ ملک میں عام انتخاب ہو جائیں گے۔

ملک کی پارلیمنٹ

مجوزہ کنونشن کے قیام کے بعد مرکز میں صحیح پارلیمانی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس کنونشن کو تمام وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو سابقہ مجلس دستور ساز کو حاصل تھے یہ ملک کا آئین اور قانون بنانے کا مجاز بھی ہوگا اور اپنے قیام کے دوران ملک کی پارلیمنٹ کی حیثیت سے بھی کام کرے گا۔

قانون کی بالادستی

وزیر اعظم نے کہا کہ مجلس دستور ساز کے توڑ دیے جانے کے بعد سے اب تک مرکزی حکومت قانون کی بالادستی کا احترام کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ وہ متعدد بار اپنے اس عزم کا اظہار کر چکی ہے۔ کہ مرکز میں صحیح نمائندہ حکومت بحال ہو جائے گی لیکن یہ سب کام آپ کے تعاون سے ہو سکتا ہے۔

انتخابات

کنونشن کے متعلق مختلف صوبوں میں چونکہ اختلافات پائے جاتے ہیں اس لئے آج گورنر جنرل کے ایک حکم کے ذریعے کنونشن کے متعلق فیڈرل کورٹ کی رپورٹ موصول ہونے تک اس کے انتخاب ملتوی کر دیے گئے ہیں۔ گورنر جنرل نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۱۳ کے تحت فیڈرل کورٹ سے دستوری کنونشن اور دیگر آئینی امور کے بارے میں مشورہ طلب کیا ہے جس پر فیڈرل کورٹ میں آجکل بحث ہو رہی ہے۔ رپورٹ موصول ہونے کے بعد انتخابات سے متعلق تاریخوں کا اعلان دوبارہ کر دیا جائے گا، مجھے امید ہے کہ اس میں زیادہ تاخیر نہیں ہو گی۔ اور انتخابات اسی ماہ ہو جائیں گے۔

بنگال کا مطالبہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کے عوام نے صوبے کی آبادی کے لحاظ سے کنونشن میں نمائندگی کا مطالبہ کیا ہے جمہوری طرز پر ان کا یہ مطالبہ درست ہے۔ لیکن ایک فیڈریشن کے دو یونٹ ہونے کی وجہ سے ہر ایک یونٹ کو مساوی نمائندگی دی جاتی ہے اور فیڈریشن میں مساوی نمائندگی کا لب لباب بھی یہی ہے کہ دونوں یونٹوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں مجھے یقین ہے کہ نہ تو مشرقی بنگال کے عوام مغربی پاکستان کے عوام پر چھا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ ہی مغربی پاکستان کے عوام مشرقی پاکستان پر مسلط ہونے کی سوچ رہے ہیں پاکستان کی سیاسی صورت حال کے پیش نظر پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس عظیم قومی تعمیر کے کام میں شرکت کر کے پاکستان کی یکجہتی و آزادی کو برقرار رکھیں۔

مضبوط پاکستان

مسٹر محمد علی نے کہا کہ پاکستان مساوات یکجہتی اور باہمی اتحاد کی بنیادوں پر قائم کیا گیا تھا اور یہ اسی صورت میں مضبوط ہو سکتا ہے کہ جب اس کے دونوں یونٹوں کو مساوی نمائندگی دی جائے اور دونوں یونٹوں کے لوگ علاقائی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دیں۔ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے الگ رہ کر مضبوط نہیں ہو سکتا۔ آپ سب کے تعاون سے ایسا آئین بنایا جا سکتا ہے جو پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی طرف گامزن کرے اور پاکستان کا وقار دنیا کی نظروں میں بلند ہو سکے۔

ایک یونٹ

میں نے مارچ میں اپنی ماہانہ تقریر میں ایک یونٹ کی حکومت کے قیام کے بارے میں اعلان کیا تھا کہ کہ مغربی پاکستان کے سات یونٹوں کو ملا کر ایک یونٹ بنا دیا جائے گا۔ اور ایک یونٹ کی حکومت مئی میں اپنا کام شروع کر دے گی۔ ایک یونٹ کی انتظامی کونسل نے اس سلسلے میں کافی کام کر لیا ہے اور اب اس کے قیام کے لئے قانونی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ اور اس ماہ کے آخر تک نئے صوبے کے باضابطہ طور پر قائم ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

سفارتی دفتروں پر حملے

افغانستان میں کابل کے پاکستان سفارت خانے جلال آباد اور قندھار میں پاکستانی قونصل خانوں پر افغان گروہوں کے مبینہ حملوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ افغانستان کے حکمران ٹولا کے ایما و پیوہال کے عوام نے پاکستانی دفتروں پر حملے کئے۔ سامان کو لوٹا۔ فرنیچر کو توڑا۔ اور پاکستانی پرچم کو گرا دیا۔ اور جب پاکستان نے اس کے خلاف پر زور احتجاج کیا۔ تو افغان حکومت مشروط طور پر اس کی تلافی کرنے پر رضامند ہو گئی۔ اور کہا کہ پشاور میں افغان پرچم کی جو توہین کی گئی ہے۔ حکومت پاکستان بھی اس کی تلافی کرے۔ حالانکہ پشاور میں افغان پرچم کی قطعاً توہین نہیں کی گئی۔ افغان حکومت نے ایک یونٹ کے خلاف احتجاج کیا۔ جس کو پاکستان کی حکومت نے مسترد کر دیا۔ کیونکہ کسی ملک کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں پہنچتا۔

حال ہی میں افغان حکمران ٹولے کی طرف سے پاکستان کے احتجاج کا جو جواب موصول ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے آخری بار افغان حکومت کو متنبہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ اس کو یہ احساس ہو جائے۔ کہ کوئی ملک نہ تو اپنے پرچم کی توہین برداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اپنے اندرونی معاملات میں کسی ملک کی دخل اندازی اسے ایک نظر بھا سکتی ہے۔

حکومت نے جلال آباد اور قندھار میں اپنے قونصل خانے بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور حکومت افغانستان سے کہا ہے کہ وہ پشاور کوئٹہ۔ چمن اور پارا چنار میں اپنے قونصل خانے اور تجارتی دفتر بند کر دے۔ حکومت نے ان دفترون میں کام کرنے والے عملہ کو بھی پاکستان سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس آخری احتجاج میں یہ مطالبہ بھی پھر کیا جائے گا۔ کہ پاکستانی سفارتی دفتروں کے نقصان کی تلافی اور پاکستانی پرچم کی باعزت پرچم کشائی کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان میں پختونستان کا زور بڑھ رہا تھا۔ جس سے حکمران ٹولا نے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے ایک یونٹ کے خلاف سٹنٹ شروع کر کے پاکستانی دفتروں پر حملے کرائے۔ لیکن ہم ایک آزاد قوم اور ملک کے باشندے ہوتے ہوئے یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اب اگر حکومت افغانستان نے مناسب تلافی نہ کی۔ تو حکومت موثر قدم اٹھائے گی۔

احمقوں کی جنت

ہماری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ اپنے ہمسایہ اور خاص کر اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات کو تقویت دی جائے۔ لیکن ہم متواتر سات سال سے یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ افغانستان برابر پاکستان کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور ہماری ترقی کا ہر پروگرام اسے ایک نظر نہیں بھاتا۔ وہ احمقوں کی جنت میں رہنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ اس میں ان کا کیا نقصان ہے۔ ایک اسلامی ملک کے مضبوط ہونے سے دوسرے ممالک کو بہت سی امیدیں وابستہ ہو سکتی ہیں۔ ہم افغانستان کو اتنی سہولتیں دینے کے باوجود اس کا موجودہ رویہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پاکستان نے اگر اپنی قومی عزت کے پیش نظر کوئی قدم اٹھایا۔ تو اسے پورے ملک کی حمایت حاصل ہوگی۔

بنڈونگ کانفرنس

بنڈونگ میں افریقی ایشیائی ممالک کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا۔ کہ کانفرنس میں پاکستان کو دیگر سب ملکوں سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور پاکستان نے کانفرنس میں کارگر اور فیصلہ کن کردار انجام دیا ہے۔

پاکستان نے شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی اور فلسطین کے عرب مہاجرین کی پرزور حمایت کی۔ مغربی نیوگنی کے مسئلہ پر پاکستان نے انڈونیشیا کی پرزور حمایت کی۔ اور ہالینڈ پر زور دیا کہ اس مسئلہ سے متعلق انڈونیشیا کے ساتھ جلد سے جلد بات چیت شروع کرے۔

پاکستان نے کانفرنس میں یہ واضح کیا۔ کہ اسلامی ممالک کے تعاون سے افریقہ اور ایشیا کے بہت سے متنازعہ مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ کانفرنس میں جن ممالک نے شرکت کی ان میں سے نصف اسلامی ممالک تھے۔ پاکستان نے وہاں یہ بھی واضح کیا۔ کہ عالمی امن کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔ امن نے عالمی امن کے لئے جو اصول پیش کئے۔ وہ تمام ان اصولوں میں شامل کر لئے گئے۔ پاکستان کے سات اصول حسب ذیل ہیں۔ (۱) قوموں کی خود مختاری کو تسلیم کرنا اور ان کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنا (۲) قوموں کے مساوی درجوں کو تسلیم کرنا اور انہیں ہر متعلقہ مسائل میں مساوی درجہ دینا (۳) کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنا (۴) کسی ملک پر حملہ نہ کرنا اور نہ ہی کسی ایک ملک پر حملہ کرنے کی دھمکی دینا۔ (۵) اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۵۱ کے تحت قوموں کا یہ حق تسلیم کرنا کہ انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنا دفاع کر سکتی ہیں۔ (۶) نوآبادیات خواہ وہ کسی شکل میں بھی ہو۔ اس کی مذمت کرنا اور اسکو مزید بڑھنے سے روکنا۔ (۷) تمام بین الاقوامی مسائل پر امن تصفیہ کرنا۔

قادیان کے متروکہ مکانوں کے متعلق ضروری ہدایت

—— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

کئی دوست دریافت کرتے ہیں کہ اب جبکہ ہر دو حکومتوں نے باہم سمجھوتہ کے ساتھ شہری مکانوں کا مستقل معاوضہ یا بدل دینے کا فیصلہ کیا ہے تو قادیان کے مکانوں کے متعلق سلسلہ کی طرف سے کیا ہدایت ہے؟ آیا پاکستان میں ہجرت کرکے آجانیوالے احمدی اپنے قادیان کے مکانوں کے مقابل پر پاکستان میں کوئی مطالبہ کریں یا نہ کریں؟ سو اس تعلق میں دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت یہ ہے کہ قادیان کے متروکہ مکانوں کے مقابلہ پر خواہ یہ مکانات قادیان کے کسی حصہ میں واقع ہوں کوئی مطالبہ نہ کیا جائے کیونکہ اس سے قادیان کے درویشوں کے اس حلقہ رہائش پر بلاواسطہ یا بالواسطہ اثر پڑنے کا امکان ہے جس میں وہ اس وقت رہ رہے ہیں۔

اس تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قادیان کے بڑے مکانوں میں زیادہ تر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وسیع کوٹھی واقع محلہ دارالحمد اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے دوسرے بڑے بڑے مکانات اور چودھری ظفراللہ خانصاحب کی عالی شان کوٹھی وغیرہ شامل ہیں جن کے مقابل پر حکومت کے تازہ فیصلہ کے ماتحت کوئی مطالبہ نہیں کیا جا رہا پس دوسرے دوستوں کو بھی جماعتی مفاد کے ماتحت صبر سے کام لینا چاہئے تا جو درویش اس وقت تمام جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس حلقہ وصونی رمائے بیٹھے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا اثر نہ پڑے اور یاد رکھنا چاہئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتا ہے اللہ اس کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ نعم المولیٰ ونعم الوکیل۔ فقط والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء

ضروری اعلان:- ماہ اپریل کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم **۱۰ مئی ۱۹۵۵ء** تک دفتر روزنامہ **الفضل** ربوہ میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

—— کی خدمت میں ربوہ میں مقیم بنگالی احمدیوں کا مکتوب ——

ربوہ میں مقیم بنگالی احمدیوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں مندرجہ ذیل مکتوب ارسال کیا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

امامنا و مطاعنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم ربوہ میں مقیم بنگالی اہالیان کو جماعت بنگال کے نام حضور پرنور کے درد بھرے پیغام کو پڑھ کر سخت صدمہ پہنچا۔ زیادہ صدمہ ہمیں اس لئے بھی ہوا۔ کہ بنگال کے بعض ایسے افراد سے جو جماعت کے لئے اخلاص رکھنے والے سمجھے جاتے تھے۔ ایسی نازیبا حرکت سرزد ہوئی۔ جو سب کے لئے مقام عبرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے اور اطاعت میں کامل بنائے آمین یا رب العالمین۔

ہم ان لوگوں سے جو جماعت کے لئے فتنہ کا موجب بنے ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی اثر و رسوخ رکھنے والے ہوں۔ ان کی اس طرز عمل پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اور حضور کو اپنی وفاداری کا پورا یقین دلاتے ہیں۔ کہ حضور کے ہر ارشاد پر چلتے ہوئے ہر ایسے فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ حضور پرنور سے ہماری مودبانہ گذارش ہے۔ کہ اس دور افتادہ جماعت پر جس کا اکثر حصہ مرکز میں آکر حضور کے فیوض سے بذات خود مستفیض نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ان کے اخلاص اور صدق و وفا میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور باوجود بعض کوتاہ بین افراد سے ایسی فتنہ پرور حرکت سرزد ہونے کے حضور کے ادنیٰ اشارہ پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ حضور پرنور پدرانہ رحم فرما کر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہمیں ہدایت کی راہ پر چلائے۔ اور خلافت کے حقیقی منصب کو سمجھتے ہوئے اسکی برکات سے ہمیشہ اور پورا پورا مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر یورپ کو بابرکت فرمائے۔ اور صحت کاملہ کے ساتھ جلد واپس لائے۔ اور حضور نے اپنے پیغام میں بنگال سے جن بدیوں کو دور کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن بہت جلد لائے۔ جب حضور واپس تشریف لاکر اپنے اس نیک و بابرکت ارادہ کو پورا فرمائیں۔ اور بنگال بدیوں سے پاک ہو کر خیر و برکت کا گہوارہ بن جائے۔ آمین ثم آمین

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ ترین خادم بنگالی اہالیان مقیم ربوہ ۲۲/۴/۵۵

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

کے پیدا ہونے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور حکومتہے کہ آج یہ بڑی بڑی ملوں والے جو مزدوروں کا اس طرح خون چوسنے سے دریغ نہیں کرتے بلکہ اپنی انہی باتوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں،

اسلام اس قسم کی روش سے سختی سے منع کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دینی چاہیئے، محنت پیشہ لوگوں پر امتحان کا حربہ استعمال کرکے ان کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھانا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ چاہئے کہ خواہ امتحان کے لئے ہی لگایا جائے۔ مگر اس روز کی اجرت ✻

✻ ضرور ادا کی جائے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس امر کی سختی سے نگرانی کرے۔ اور اگر ملوں والے ایسا ناجائز کام لے رہے ہوں۔ تو ان کی باز پرس کی جائے۔